سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

تدبیر کی غلطی......تقدیر سے تصادم

ماضی قریب کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سے ''چمپنیزی'' نے ''انسان'' کا روپ دھارا ہے اور اپنی اس ارتقائی جست سے ارتقائی منزلوں کا قصہ تمام کردیا ہے اس کو بہت سے مباحث اور مناصب کا چارج لینا پڑا ہے۔مثلاً وہ قاضیٔ تدبیر بن کے قاضیٔ تقدیر کے سامنے مورچہ بند ہوگیا ہے اوراس قسم کے احکام جاری کرنے لگا ہے کہ:

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو
اہلِ حرم سے ان کی روایات چھین لو
آہو کو مرغزارِ ختن سے نکال دو

پھراس نے داڑھی،ٹوپی،مصلّٰی،مدرسہ اور قیل وقالِ مدرسہ کے ''شوروغوغا'' کوختم کرنے کے لیے بہت سے اقدامات بھی کئے ہیں مگر موسم بدلتے ہی یہ شجر پھر سایہ دار ہونے لگ جاتا ہے......قاضی تدبیر نے تدبیر کا رندہ چلایا اوراس شاخ ثمر بار کو جلا کر راکھ کردیا لیکن اس کی خاکستری تہوں میں ایک چنگاری سلگتی رہی جو افغانستان وعراق میں شعلہ جوالہ بنی ،مگر قاضی تدبیر نے اس سے سبق حاصل نہ کیا اور دنیا کے مختلف گوشوں میں اپنی تدبیری سازشوں کا جال بنتا رہا اور منہ کی کھاتا رہا۔پاکستان کے قاضیٔ تدبیر نے بھی احکامات کی توپ داغی اور خفیہ ایجنسیوں کے ذریعے دینی مدارس کی تعداد، کارکردگی،افراد،آمدنی اور ذرائع آمدنی معلوم کرنے شروع کئے جبکہ اس ''حکم اندازی'' سے بھی پہلے ایک خبر نگار ہمیں بتلا چکا ہے کہ ''وزیراعظم کے احکامات پر ہر سال ایک لاکھ رہائشی یونٹوں کی تعمیر کے لیے تیار کردہ سمری میں لکھا گیا ہے کہ رہائشی یونٹوں کے قریب مسجدیں نہیں ہونی چاہئیں......'' کیونکہ ان مسجدوں اور مدرسوں کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی اور فضائی کثافت میں اضافہ ہوتا ہے اور پاکستانی ثقافت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

خوانندگانِ گرامی!آپ کی جمہوری طبیعت پر گراں نہ گزرے تو میں پوچھ سکتا ہوں کہ کیا اس قاضیٔ بے تدبیر و پُر تقصیر نے پاکستان سے چوری،ڈاکہ،قتل،اغوا،زنا،شراب،جوا،رشوت......ڈینوسار ایسی خوفناک اور شرمناک برائیاں مٹالی ہیں،کیا پاکستانی اقتداریوں نے ظلم،جوروجفا چھوڑ دیا ہے،کیا پاکستانی عوام کو وسائل رزق مہیا ہوگئے ہیں،کیا پاکستان میں انصاف سستا موجود و میسر ہے،کیا پاکستانی حکام کلمہ،نماز،روزہ،زکوٰۃ اور حج کی زینت ابدی سے مرصع ہیں اور

جناب قاضیٔ تدبیر کیا تم قاضیٔ تقدیر کو مانتے ہو......؟ اگر مانتے ہو تو پھر کیوں نہیں مانتے کہ......دین اللہ کا ہے اور جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے' وہ مسلمان ہے' جو اطاعت نہیں کرتا اس کی ''نیم پلیٹ'' ''چینج'' ہو جاتی ہے' اس کو مسلمان نہیں کہتے' اسے فاجر کہتے ہیں اور یہ نام بھی اللہ نے رکھا ہے ''مولوی'' نے نہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ نے ظالم قرار دیا ہے۔ ''مولوی'' نے نہیں۔

''اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والا انسان کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی عبادت گاہوں میں اس کے نام کو روکے اور ان کی ویرانی میں کوشاں ہو۔'' (سورۃ البقرہ' آیت: ۱۴۴، پ: ۱)

جو نماز نہ پڑھے، تارک نماز ہؤا اسے رسول اللہ ﷺ نے کافر کہا ہے۔

''جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی وہ کافر ہُوا......''

''نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو۔'' (سورۃ روم' آیت ۳۱' پ ۲۱)

جو نماز نہیں پڑھتا' وہ اللہ کا فیصلہ سن لے' یہ فیصلہ تو فضاءِ بسیط و محیط میں گونج رہا ہے' تمہیں اور تم جیسوں کو جھنجھوڑ رہا ہے' تمہارے بے حس کانوں سے ٹکرا رہا ہے۔ اس صداء لاہوتی کو سنو اور اعتراف کرو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو' یہ نہ صرف تدبیر کی غلطی ہے بلکہ تقدیر سے تصادم بھی ہے۔ بغاوت اور محاذ آرائی ہے' تمہیں تو کسی کی محاذ آرائی برداشت نہیں' قاضیٔ تقدیر تمہاری محاذ آرائی کیونکر اور کب تک برداشت کرے گا ......؟ تمہاری اس محاذ آرائی کے نتیجہ میں اولادیں بدمعاش، نافرمان و ناہنجار ہو جائیں گی' معیشت میں عام تنگی پیدا ہو جائے گی' قتل و غارت گری بڑھ جائے گی' آرام چھن جائے گا' سکون لٹ جائے گا، سولائزڈ شہر، خوبصورت حیوانوں، درندوں اور چرندوں کی آماجگاہ بن جائیں گے، جنگل کی وحشتوں کا راج ہوگا۔

قاضیٔ تدبیر! اس وقت سے بچو اور ملک و قوم کو بچانے کی تدبیر کرو۔ یہ عمل کا وقت ہے' سازش کا نہیں۔ یہ اطاعت کا دور ہے' بغاوت کا نہیں۔ یہ تواضع کا منصب ہے' تکبر کا نہیں۔ یہ مقام عفو و درگزر ہے' یہ انتقام کی جگہ نہیں۔ انعام و اکرام کی ''کرسی'' آج ہے' کل نہیں۔ کوئی کام انسانوں والا کر جاؤ۔

الیس منکم رجل رشید؟

اے ''اسلام آبادیو!'' تم میں ایک بھی آدمی نہیں؟

(۳؍ دسمبر ۱۹۹۴ء)